نظرات

برادرِ عزیز مولانا سعید احمد پچھلے دنوں ساؤتھ افریقہ تشریف لے گئے تھے، طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنی نواسی کی شادی میں شرکت کی غرض سے ان کو ۳۴ اگست کو کراچی پہنچنا تھا اور وہاں سے ہندوستان واپسی تھی لیکن افریقہ کے قیام کا پروگرام اندازے سے زیادہ طویل ہوگیا، تازہ اطلاع کے مطابق ان کی واپسی ۱۸ ستمبر تک ہوگی، خیال تھا ستمبر کے برہان کے "نظرات" موصوف ڈربن ہی سے بھیجیں گے اور ان کی کتابت وقت پر ہوجائے گی، مگر ابھی تک مسودہ نہیں پہنچا اور اب اس کی توقع بھی نہیں ہے، اس خلا کو دو خطوں سے پُر کیا جا رہا ہے جو مولانا نے میرے نام ڈربن سے بھیجے ہیں۔

مکتوب نمبر (۱) محترم و اعز بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں نے بمبئی سے جو خط بھیجا تھا۔ ملا ہوگا، میں یہاں ڈربن پرسوں ۲۸ کو ۱/۲ ۱۲ بجے پہنچا۔ حالانکہ اصل پروگرام کے مطابق مجھے ۲۶ کی شام کو ڈربن پہنچ جانا چاہیے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ بمبئی میں جہاز ۱۴ گھنٹے لیٹ ہوگیا۔ اس کی وجہ سے بمبئی سے آگے کا اصل پروگرام بھی درہم وبرہم ہوگیا، مگر خیر الحمد للہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ بمبئی کی طرح ماریشس میں دن بھر ——— میں ایک شب قیام کرنا پڑا تو اس کا انتظام کمپنی نے ہی اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں میں کیا تھا جن میں کافی آرام ملا اور چونکہ میں تو ان چیزوں کا شوقین ہی ہوں اس لیے

بڑا لطف بھی آیا، پرسوں ۲۸ رکو میں ڈربن پہنچا تو موسیٰ ایرپورٹ پر مع اپنی پوری فیملی کے موجود تھے، اس سے پہلے تین چار مرتبہ اور ایرپورٹ پر آچکے تھے اور جب میں نہیں آیا تو سخت پریشان تھے، اِدھر اُدھر ٹیلیگرام بھی بھیجے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ اس سے ان کی پریشانی اور بڑھ گئی تھی۔ یہاں موسیٰ پارک سے معلوم ہوا کہ وہ ۱۵ رجولائی سے میرے منتظر تھے، معلوم نہیں مولانا احمد علی صاحب نے مجھ کو یہ کیسے لکھ دیا تھا کہ موسیٰ پارک نے پروگرام منسوخ کردیا ہے اور ٹکٹ کے روپے واپس منگوائے ہیں، موسیٰ کہتے ہیں میرے فرشتوں کو بھی اس کی خبر نہیں اور میں تو ۱۵ر جولائی سے انتظار کررہا ہوں، اس سے اندازہ ہوا کہ یا تو ایرانڈیا والوں نے جھوٹ کہا اور یا مولانا احمد علی صاحب ان کی پوری بات نہیں سمجھ سکے: خیر بہر حال اب میں بہت آرام سے ہوں، موسیٰ پارک نے ایک پہاڑی پر نہایت خوبصورت اور وسیع دو منزلہ کوٹھی بنوائی ہے، میں اس کوٹھی کی بالائی منزل میں مقیم ہوں، فضا نہایت حسین اور موسم ہمارے ہاں کے نومبر دسمبر کا سا۔ ہر شے بیحد صاف شفاف، گرد وغبار، مکھی مچھر، دھواں اور گندگی کہیں نام کو نہیں، غذائیں نہایت اعلیٰ، خالص اور تازہ، موسیٰ پارک سادہ پانی نہیں پیتے۔ ایک بوتل میں پچیس روپیہ کو معدنی پانی کی آتی ہے وہی پانی پیتے ہیں اور خود مجھکو بھی پلاتے ہیں، بڑا عجیب وغریب پانی ہے، غرض کہ اللہ کے فضل وکرم سے ہر قسم کی راحت وآسائش ہے، موسیٰ پارک نے مجھ کو بلایا تھا صرف آرام کے لیے۔ مگر وہ آرام کہاں ملتا ہے، میری آمد کی خبر اخبارات میں چھپ گئی تھی۔ اس لیے میرے آتے ہی مجھ پر یورش شروع ہوگئی اور انگریزی میں تقریروں کا پروگرام بن گیا۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے لوگ ملاقات کے لیے برابر آرہے ہیں، رات میں نے تراویح مولانا عبدالرحمٰن انصاری کی مسجد میں پڑھی، فارغ ہوکر باہر آیا تو مصافحوں کے ڈھیر لگ گئے، انصاری صاحب کو ابھی حال میں ایک نہایت سخت حادثہ پیش آیا ہے، پہلے ان کو دل کا دورہ پڑا اور اسپتال میں رہے وہاں سے رو بصحت ہوکر آئے تھے کہ ان کی دو جوان نواسیاں ایک کار کے حادثہ میں بیک وقت ہلاک ہوگئیں، انصاری صاحب اور خصوصًا ان کی لڑکی اور داماد پر نہایت سخت اثر ہے، مجھ کو

معلوم ہوا تو میں فوراً تعزیت کو گیا۔

خدا کرے آپ بہمہ وجوہ بخیریت وعافیت ہوں۔ منی سلمہا کو دعا اور بچوں کو پیار۔
قادری ادریس صاحب ہوں تو ان کو سلام کہہ دیجیے۔ سعید احمد اکبر آبادی۔

مکتوب نمبر (۲) محترم واعز بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا ۲۲ر اگست کا لکھا ہوا خط مجھ کو یہاں ۷ ہر کو یعنی پرسوں مل گیا۔ دارالعلوم دیوبند کا حال معلوم کر کے سخت صدمہ اور رنج ہوا۔ مولوی معراج الحق ہزار قابل سہی لیکن اس وقت ان کے صدر المدرسین بنانے کا ہرگز کوئی موقع نہ تھا اور آپ کی رائے کے مطابق اسے آئندہ کے لیے اٹھا رکھنا چاہیے تھا اور اگر ابھی اس کا فیصلہ کرنا تھا تو میرے نزدیک مولوی محمد حسین بہاری زیادہ مستحق تھے۔ اسی طرح میں اس کا حامی نہیں ہوں کہ خارج شدہ سب طلبار کا اخراج واپس لے لیا گیا۔ افسوس ہے کہ میں وہاں نہیں تھا۔ ورنہ میں ایسا نہ کرنے دیتا۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ ہو گیا اور اس میں شک نہیں کہ بہت برا ہوا، اب دیکھیے کیا ہوتا ہے، خدا رحم فرمائے، صورتِ حال بڑی نازک اور خطرناک نظر آتی ہے، اعاذنا اللہ منہ۔

میرا ارادہ ۸ ستمبر کو یہاں سے روانہ ہونے کا قطعی تھا۔ لیکن جانسبرگ اور کیپ ٹاؤن کے لوگوں کا شدید تقاضا آ گیا اور موسیٰ پارک کو بہانہ مل گیا اس لیے انھوں نے اصرار کر کے روک لیا۔ کیا کہوں موسیٰ پارک اور ان کا پورا گھر مجھ کو زیادہ سے زیادہ راحت و آسائش پہنچانے کے لیے کیا کیا کر رہے ہیں۔ یہ سب اللہ کا فضل و کرم بے حساب ہے، موسیٰ پارک اپنے کاموں کا ہرج کر کے دو دو سو چار چار سو میل مجھ کو سیر کرانے لے جاتے ہیں اور دنیا کی کوئی نعمت ایسی نہیں ہے جو ان کے ساتھ نہ ہو، میں نے ان کو آپ کا سلام پہنچا دیا ہے، سلام کہتے ہیں، بڑے بڑے عالیشان ڈنر، لنچ اور پارٹیوں کا سلسلہ ہے جو ختم ہونے میں نہیں ہوتا۔ علی گڑھ سے اب تک کوئی خط نہیں آیا، سخت فکر اور پریشانی ہے۔ آپ فرحانہ کو خط لکھ کر معلوم کرلیں اسے کچھ روپیہ کی ضرورت ہو تو بھیج دیں، میں آتے ہی ادا کر دوں گا۔